REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۳ اخاء ۱۳۳۶ ہش | ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵۰

جنرل اسمبلی آج رات شام اور ترکی کے موجودہ تنازعہ پر غور کر رہی ہے

شاہ سعود کی طرف سے مصالحت کرانے کی پیشکش کا برطانیہ اور عراق میں خیر مقدم

ریاض ۲۲ اکتوبر۔ شاہ سعود نے ایک بیان میں یہ پیشکش کی ہے۔ کہ وہ شام اور ترکی میں مصالحت کرانے کے لئے تیار ہیں۔ شاہ سعود نے کہا ہے کہ شام اور ترکی کا موجودہ تنازعہ مشرق وسطی کے امن کے لئے ایک زبردست خطرہ ہے۔ اور عرب ممالک کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ خطرہ ٹل جائے۔ اس غرض سے میں چاہتا ہوں۔ کہ اگر فریقین رضامند ہوں۔ تو میں دونوں ممالک کی شکایات رفع کرنے اور ان میں مصالحت کرانے کی کوشش کروں۔

ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ شام نے اس پیشکش کو قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ لیکن دیگر ذرائع سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ادھر اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنرل اسمبلی آج رات ترکی اور شام کے تنازعہ پر غور کر رہی ہے۔

برطانیہ اور عراق نے شاہ سعود کی پیشکش کا خیر مقدم کیا ہے۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس پیشکش پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا برطانیہ کے نزدیک ترکی کی طرف سے شام پر حملہ ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ شام کے خدشات غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ اور اگر شاہ سعود ان خدشات کو دور کر سکیں۔ تو یقیناً یہ ان کا ایک مستحسن فعل ہوگا۔

بغداد میں عراق کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بھی شاہ سعود کی پیشکش کا خیر مقدم کیا۔ اس نے کہا روس مشرق وسطی میں برابر جارحانہ کارروائی کر رہا ہے۔ اس وجہ سے مشرق وسطی کا امن خطرہ میں پڑ گیا ہے۔

شام کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر ترکی نے کوئی جارحانہ قدم اٹھایا تو روس یقیناً مداخلت کرے گا۔ ماسکو سے روسی وزارت خارجہ نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ جس میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ روسی فوجیں ترکی اور شام کے تنازعہ میں مداخلت کرنے کے لئے اکٹھی ہو رہی ہیں۔

کراچی کے ثانوی مدارس میں بنگلہ زبان پڑھانے کا انتظام

مشرقی پاکستان کے باشندوں کو ان کی تعداد کے تناسب سے سرکاری ملازمتیں ملنی چاہئیں (وزیر خوراک)

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ مرکزی وزیر تعلیم نے یہ حکم دیا ہے کہ کراچی کے ثانوی مدارس میں فوراً اردو کے ساتھ ساتھ بنگلہ زبان بھی سکھانے کا انتظام کیا جائے۔ اس غرض سے وزیر تعلیم نے بجٹ میں سے ایک خاص رقم مخصوص کر دی ہے۔ وزیر تعلیم نے کل مشرقی پاکستان کے باشندوں کی ایک سوسائٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا مشرقی اور مغربی پاکستان میں گہرے تعلقات قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پاکستان کے باشندے اردو اور بنگلہ دونوں زبانوں کو سیکھیں۔

اس تقریب میں وزیر خوراک مسٹر عبداللطیف بسواس نے بھی تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کہ سرکاری ملازمتوں میں مشرقی پاکستان کے باشندوں کو ان کی تعداد کے تناسب سے جگہ ملے۔ اور میں آئندہ بھی اس سلسلہ میں ہمیشہ کام کرتا رہونگا۔

عزیز الحق چودھری کا بیان

ڈھاکہ ۲۲ اکتوبر کرشک سرامک پارٹی کے ایک لیڈر عزیز الحق چودھری نے ایک بیان میں پاکستان کے سابق وزیر خارجہ حمید الحق چودھری کے بیان پر نکتہ چینی کی ہے۔ آپ نے کہا مسٹر حمید الحق اب مخلوط انتخاب کی پُرجوش وکالت کر رہے ہیں۔ حالانکہ کچھ عرصہ قبل وہ جداگانہ انتخاب کو قبول کرنے پر رضامند ہو گئے تھے۔

— کراچی ۲۲ اکتوبر۔ کل شام کراچی کے شہریوں نے روس کا مصنوعی سیارہ دیکھا جس کا رنگ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو اب نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— ربوہ ۲۲ اکتوبر حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع ہے کہ کل دن بھر درد کی تکلیف رہی۔ حرارت کو زیادہ ہو گئی۔ اور اس وقت بھی موجود ہے۔ مگر رات سے قدرے کم۔ حرارت اس وقت نہیں۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت حافظ صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

— لاہور (۲۲ اکتوبر بذریعہ فون) مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم کو گزشتہ رات نفخ کی شکایت رہی۔ جس کی وجہ سے پیٹ میں درد رہا۔ لیکن خواب آور دوائی کھانے سے نیند آ گئی۔ یہ تکلیف سارا دن جاری رہی۔ عام حالت بہتر ہے۔ ٹمپریچر ۹۷.۳ سے ۹۸.۴ تک رہا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ مکرم خادم صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ آج شام ۱۴ اپ ایکسپریس پر ربوہ تشریف لا رہے ہیں

ہمارے انگریز نومسلم بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ جو کئی سالوں سے بطور مبلغ اسلام جزائر غرب الہند میں کام کر رہے ہیں۔ آج شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لا کر اپنے مجاہد نومسلم بھائی کا خیر مقدم کریں۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء

ایک اور بھی طاقت ہے

ایک اسلامی ہفت روزہ معاصر نے روسی مصنوعی چاند کے متعلق لکھتے ہوئے اس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ یہ لوگ سائنس وغیرہ میں اتنی ترقی کر گئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہم یعنے پاکستانی کیا کر رہے ہیں؟ چنانچہ معاصر نہایت حسرت سے لکھتا ہے۔

"اب سوال یہ ہے کہ ہم کہاں ہیں؟ ہماری ایجادات و ترقیات کی رفتار کیا ہے؟ کیا ہم تمام عمر دوسروں کے دست نگر رہیں گے۔ اور جدید اسلحہ کی اس دوڑ میں خود کوئی مؤثر حصہ لینے کی بجائے دوسروں ہی کے دروازوں پر دستک دیتے رہیں گے

دنیا کے مختلف ممالک کی موجودہ تحیر زا ایجادات نے ساری دنیا کے ارباب حکومت اور اصحاب فہم کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور عقل و دانش کی متعدد راہیں ان کے سامنے کھول دی ہیں ۔۔ کاش ہم بھی اس سے سبق حاصل کریں اور اپنے مستقبل کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہونے کی سعی کریں۔" (الاعتصام لاہور ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء)

یورپ اور امریکہ کی سائنس میں حیرت انگیز ترقیات دیکھ کر یہ سوال صرف ہمارے ہی لبوں پر نہیں آ رہا۔ بلکہ تمام ایشیائی اقوام زبان حال اور زبان قال سے یہی استفسار کر رہی ہیں۔ مغربی اقوام کی صنعت گری نے فی الواقعہ تمام اقوام عالم کو ورطۂ حیرت میں غرق کر رکھا ہے۔ اور اگر ہمارے دینی معاصر کے لبوں پر یہ سوال آ گیا ہے۔ تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ واقعی سوچنے والی بات ہے کہ مغرب روز بروز سائنس میں آگے ہی آگے قدم بڑھائے چلا جاتا ہے۔ یہ واقعی بڑی تشویشناک بات ہے۔

اور ایسا خیال آج ہی پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ تقریباً ایک صدی سے ہمارے اہل فکر لوگ بقول اقبال مرحوم یہی سوچ رہے ہیں کہ ؎

پس چہ باید کرد اے اقوام شرق

مغربی اقوام کی سائنس وغیرہ علوم و فنون میں اس بے انتہاء سبقت کے سامنے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مشرقی اقوام گویا ان کی ہمیشہ کے لئے غلام و منقاد ہو کر رہ گئی ہیں۔ انہوں نے اتنے مؤثر اور کار فوجی سامان ایجاد کر لئے ہیں کہ ہم ان سب کا سرسری جائزہ بھی نہیں لے سکتے۔ ان کے مقابلہ میں ہماری بے دست و پائی اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

اگر اس انداز سے سوچا جائے۔ تو سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا صرف یہی ایک زاویۂ نگاہ ہے جس سے ہم اس معاملہ پر نظر ڈال سکتے ہیں۔ اگر یہی ایک زاویہ نگاہ ہو۔ تو پھر موجودہ حالات پر نظر ڈالنے سے ہم اسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ مغربی اقوام مادی طاقت میں اتنی ترقی کر گئی ہیں کہ اب ہمارے لئے ان کا تعاقب کرنے کا خیال بھی بے معنی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ پر غور کرنے کا یہی ایک زاویہ نگاہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی زاویہ نگاہ ہے۔ ایک مذہبی انسان کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے خاصکر ایک مسلمان کے لئے ایک مسلمان عالم کے لئے۔ یہ کوئی جنت الحمقا والی بات نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ ایک لازوال حقیقت ہے کہ روحانی طاقت مادیاتی طاقتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ مادی طاقتوں پر روحانی طاقت ہمیشہ فتح یاب ہوتی رہی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مادی طاقت نمرود کی مادی طاقت کے سامنے کیا تھی؟ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی مادی طاقت فرعون کے مقابلہ میں کیا تھی؟ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی مادی طاقت یہودیوں اور رومیوں کی طاقت سے کیا نسبت رکھتی تھی؟ پھر حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مادی طاقت قریش، عرب قبائل ایران و روم کی سلطنتوں سے کیا لگا کھاتی تھی؟

اس معاملہ پر سوچنے کا ایک یہ بھی زاویۂ نظر ہے۔ خاصکر ایک ایسے اخبار کے لئے جو دین کا دم بھرتا ہے۔ جس کے پیش نظر اسلام کو دنیا پر غالب کرنا ہے۔ حیرت ہے کہ اس کی نظر اس طرف نہیں گئی اور وہ صرف ان اقوام کے مادی تفوق تک ہی جا سکا ہے۔ اس کو خیال بھی نہیں آیا کہ اسلام ایک روحانی طاقت ہے اور ایسی طاقت ہے جو بڑی سے بڑی مادی طاقتوں کو شکست دے سکتی ہے۔ اس طرف معاصر کا خیال بالکل نہیں گیا۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مدت سے ہم اسلام کی روحانی طاقت سے بھی مایوس ہو چکے ہوئے ہیں۔ ہم نے مدتوں سے اسلام کو تیغ و سنان کے ساتھ مقید کر رکھا ہے۔ ہم مدتوں سے تلوار کے زاویۂ نظر کے گرویدہ ہو چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے جب ہم اپنی کند زنگ آلود تلوار کو دیکھتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور راکٹ بم۔ راکٹ وغیرہ۔ نئے ایجاد شدہ طرح طرح کے تباہی کے ہتھیاروں کے متعلق سنتے ہیں۔ جو مادہ پرست اقوام نے نہایت محنت اور غور و فکر کے بعد نکالے ہیں اور نکال رہے ہیں۔ تو ہمارے رگ و پے پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور ہم احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور پکار اٹھتے ہیں کہ

"ہم کہاں ہیں"

یہ احساس آج ہی پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ یہ احساس ایک مدت سے ہم میں پیدا ہو رہا ہے۔ اور آج سے تقریباً ستر سال پہلے ایک پکارنے والے نے اس کی نشاندہی کر دی تھی۔ اور ہماری توجہ "صراط مستقیم" کی طرف وضاحت سے کھینچی تھی۔ اور قرآن کریم کی بیان کردہ اس صداقت کی طرف مبذول کرائی تھی کہ

اقرأ و ربك الاكرم
الذی علم بالقلم

جو کچھ ہم نے اوپر لکھا ہے یہ صرف اسلامی نقطۂ نظر سے لکھا ہے۔ اسلام کے تمام ادیان پر غلبہ پانے کے نقطۂ نظر سے اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ایشیائی خاصکر اسلامی اقوام کو مغربی لوگوں کے مقابلہ میں مادی قوتوں پر قابو پانے کے لئے کچھ نہیں کرنا چاہیئے۔ جو کچھ ہم سے ہو سکے کرنا چاہیئے۔۔ بلکہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں بھی ہم ان سے سبقت لے جائیں۔ لیکن ہماری طاقت کا محور وہ روحانی طاقت ہے جو اسلام کی تعلیم ہم کو بخشتی ہے۔ اگر ہم اس قوت کو حاصل کر لیں۔ تو مغربی اقوام کی بے خدا مادی ترقی ہماری نظر میں ہیچ ہو جائے۔ اور ہم دنیا کو اس تباہی سے بھی بچا سکتے ہیں۔ جس کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے

چند ایمان افروز واقعات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک قیمتی غیر مطبوعہ مضمون

پیشکردہ مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

(قسط پنجم (۵))

کانوں میں روئی ٹھونس لی

عرب میں ایک قبیلہ دوس تھا۔ اس قبیلہ کے ایک شاعر طفیل نام ایک دفعہ اپنے وطن سے مکہ میں آئے۔ ان سے مکہ کے کافروں نے کہا کہ ہمارے ہاں آج کل ایک شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور ہمیں سخت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ اور ہمارے اتفاق کو برباد کر دیا ہے۔ اس کی باتیں جادو کی طرح ہیں اور ایسی ہیں کہ باپ بیٹے سے اور بھائی بھائی سے اور میاں بی بی سے الگ ہوگیا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ تم یہاں آئے ہو تم پر بھی وہ شخص جادو نہ کردے۔ اس لئے ہم خیر خواہی سے تمہیں کہتے ہیں کہ تم اس شخص سے بات نہ کرنا نہ اس کی بات سننا۔ طفیل بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے میرا اتنا مغز چاٹا کہ میں نے پکا ارادہ کر لیا نہ میں محمد کی کوئی بات سنوں گا نہ ان سے کوئی بات کروں گا بلکہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اتفاقاً ہی ان کی کوئی بات میرے کانوں میں پڑ جائے۔ خیر اگلی صبح میں کعبہ میں گیا۔ تو رسول خدا کو دیکھا کہ وہاں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب چلا گیا۔ وہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ اور اگرچہ میرے کانوں میں روئی تھی۔ مگر میں نے کچھ کچھ قرآن سن لیا۔ پھر میرے دل نے مجھ سے کہا کہ میں خود شاعر ہوں عقلمند ہوں اچھی بُری بات کو پہچانتا ہوں کیا وجہ جو میں اس شخص کی تقریر نہ سنوں۔ اگر بات اچھی ہوگی تو مان لوں گا نہیں تو نہ مانوں گا۔ یہ کہکر میں نے اپنے کانوں سے روئی نکال کر پھینک دی اور وہیں کھڑا قرآن سنتا رہا۔ جب آنحضرتؐ نماز ختم کر کے چلے تو میں بھی آپؐ کے پیچھے لگ گیا۔ جب آپؐ اپنے گھر کے اندر پہنچ گئے۔ تو میں آپ کے سامنے [illegible] اور عرض کیا کہ اے محمد میں یہاں مکہ میں آیا تھا آپؐ کی قوم نے مجھے بہت ڈرا دیا مگر اتفاقاً آپ کی باتیں آج صبح میرے کان میں پڑ ہی گئیں۔ اور مجھے وہ پسند آئیں سو آپؐ اپنا دین مجھے بتائیے۔ آنحضرتؐ نے مجھے اسلام کا سب حال بتایا۔ اور قرآن پڑھ کر مجھے سنایا۔ واللہ میں نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا۔ اور اس سے اچھا دین کوئی نہ دیکھا تھا۔ میں تو وہیں مسلمان ہو گیا۔ پھر چلتے وقت میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میری قوم مجھے بہت مانتی ہے میں ان کو بھی تبلیغ کروں گا۔ جب میں واپس گھر گیا۔ تو میرے والد میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا۔ اباجان مجھ سے الگ رہنا۔ نہ میں تمہارا ہوں نہ تم میرے ہو والد نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں۔ اور یہ یہ باتیں اسلام میں ہیں۔ اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ تو میرا تمہارا تعلق ہے۔ میرے والد نے سنکر کہا۔ بیٹا یہ تو بہت اچھا دین ہے۔ میں بھی مسلمان ہوتا ہوں۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد میری بی بی میرے پاس آئی۔ میں نے ان کو بھی اسلام کا حال سنایا۔ وہ بھی مسلمان ہوگئیں۔ مگر کہنے لگیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا پر دا بت ہم پہ ناراض ہو جائے۔ میں نے کہا بی بی کچھ خوف نہیں۔ میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

پھر میں نے اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا۔ مگر وہ لوگ مسلمان نہ ہوئے تو میں پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں مکہ میں حاضر ہؤا۔ اور عرض کیا کہ میرا قبیلہ دوس مسلمان نہیں ہوتا۔ آپ ان کے لئے بددعا کیجئے۔ آپؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بجائے بددعا کے یہ فرمایا۔ کہ یا اللہ دوس کو ہدایت کر اور مجھے کہا کہ طفیل تم جاؤ اور اپنی قوم کو نرمی سے اسلام کا حال سناؤ۔ طفیل کہتے ہیں کہ میں واپس آگیا اور ان کو اسلام کی دعوت دیتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ کی دعا سے وہ سب مسلمان ہو گئے۔

حدیبیہ کا سفر

حضرت مِسْوَر صحابی کہتے ہیں۔ کہ حدیبیہ کے سفر کے لئے آنحضرت جب تشریف لے جانے لگے تو ہمراہیوں کے علاوہ بہت سے قربانی کے اونٹ بھی آپؐ کے ہمراہ تھے۔ جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپؐ نے احرام باندھ لیا۔ اور ایک مخبر آگے مکہ کی طرف روانہ کیا۔ اور خود بھی مکہ کی جانب سفر جاری رکھا۔ راستہ میں وہ مخبر ملا۔ تو اُس نے بیان کیا کہ قریش آپ سے لڑنے کے لئے فوجیں جمع کر رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم محمد کو بیت اللہ میں ہرگز داخل نہ ہونے دیں گے۔ آنحضرتؐ نے صحابہ سے مشورہ کیا اور پوچھا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اگر وہ لوگ لڑائی کے لئے مقابلہ پر آگئے۔ تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ اور اگر مقابلہ پر نہ آئے تو اور بھی اچھا۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپؐ لڑنے کے لئے تو نکلے ہی نہیں۔ بیت اللہ کا عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے چلے ہیں۔ بس چلے چلئے اگر ان لوگوں نے ہمارا مقابلہ نہ کیا تو ہم اپنا کام کر کے چلے آئیں گے۔ اگر مقابلہ کیا تو پھر ہم بھی لڑنے کو تیار ہیں۔ یہ سنکر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ پھر بسم اللہ کرو۔ چلو۔

مسیلمہ کذاب

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مسیلمہ کذاب آنحضرتؐ کے زمانہ میں مدینہ میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد مجھے اپنا خلیفہ بنا دیں۔ تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا۔ اس وقت اس کے ساتھ اس کی قوم کے بہت سے لوگ بھی آئے تھے۔ آنحضرتؐ نے جب یہ سنا۔ تو آپؐ [illegible] اس کے پاس تشریف لے گئے [illegible] آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک [illegible] سی چھڑی تھی۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ اگر تو مجھ سے یہ کھجور کی چھڑی بھی مانگے گا تو میں یہ بھی تجھے نہ دوں [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرتؐ اور صحابہ کرام پر کفار کے مظالم اور آپکا صبر و استقلال

"چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرۃً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں، عزت میں مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں۔ اس وقت کے مسلمانوں یعنے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا...... نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ اُن برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہوگئے پر انہوں نے دم نہ مارا وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں۔ بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔

(خلافت تو بڑی بات ہے) اور خدا کا حکم تجھ پر پورا ہو کر رہے گا۔ اور اگر تو مجھ سے منہ موڑے گا تو اللہ تجھے ہلاک کر دے گا۔ اور تیری حقیقت مجھے خواب میں معلوم ہو چکی ہے۔ پھر آپؐ اس کے پاس سے واپس چلے آئے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی بابت لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے ہیں۔ مجھے ان سے بہت رنج ہوا۔ پھر مجھے وحی کے ذریعہ سے حکم ہوا کہ ان دونوں کو پھونک مار۔ میں نے جو پھونکا تو دونوں اڑ گئے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ دو جھوٹے آدمی نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ ایک ان میں سے مسیلمہ کذاب ہے دوسرا اسود عنسی۔

ہلکے پیٹ کھاؤ

ایک دفعہ حضرت ابو جحیفہؓ صحابی نے عمدہ کھانا پیٹ بھر کر کھایا اور آنحضرتؐ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور وہاں بیٹھے بیٹھے زور سے ڈکار لی۔ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ جو لوگ دنیا میں ٹھونس ٹھونس کر کھائیں گے وہ قیامت میں بھوکے رہیں گے۔ یہ سن کر انہوں نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ اگر رات کو کھاتے تو دن کو بھوکے رہتے۔ اور دن کو کھاتے تو رات کو ناغہ کرتے۔

آنحضرتؐ کی اولاد

حضرت خدیجہؓ سے آنحضرتؐ کے دو بیٹے پیدا ہوئے تھے۔ بڑے کا نام قاسم تھا اسی لئے آنحضرتؐ کو ابو القاسم بھی کہتے ہیں۔ چھوٹے کا نام عبد اللہ۔ انہی دونوں کو طیب اور طاہر بھی کہا کرتے تھے۔ یہ دونوں چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے قاسم دو تین سال کے ہو کر فوت ہو گئے۔ اور اونٹ اور گھوڑے پر سوار ہو لیتے تھے جب وہ فوت ہو گئے تو کافروں نے کہا کہ محمدؐ ابتر ہو گئے یعنی بے اولاد کہ ان کا نام لیوا اب کوئی نہیں رہا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے سورہ کوثر نازل کی اور فرمایا کہ اے محمدؐ ہم نے تجھے بے شمار اولاد عطا کی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو سب مسلمان آنحضرتؐ کے بیٹے ہیں۔ اور سب آپ کا نام سگے بیٹوں سے زیادہ عزت سے لیتے ہیں اور آپ پر جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں۔ —

اللّٰھم صلّ علیٰ محمد

آنحضرتؐ کی آخر عمر میں حضرت ماریہؓ سے ایک تیسرے بیٹے پیدا ہوئے جن کا نام ابراہیم تھا۔ وہ بھی بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے آپ کی چار لڑکیاں بھی تھیں۔ دو تو حضرت عثمانؓ کے ساتھ بیاہی گئی تھیں اور ایک حضرت علیؓ کے ساتھ مگر آنحضرتؐ کی وفات کے وقت صرف حضرت فاطمہؓ ہی زندہ تھیں اور وہ بھی چھ مہینہ کے بعد انتقال کر گئیں۔

جنگ سے پہلے دعوت اسلام

آنحضرتؐ جب جہاد پر تشریف لے جاتے تو باوجود اس کے کہ ابتدا لڑائی اور فتنہ کی ہمیشہ کفار کی طرف سے ہوتی تھی۔ پہلے ان کو اسلام کی دعوت دیتے۔ اگر وہ نہ مانتے تو پھر لڑائی کرتے اور آپ ہمیشہ مسلمانوں کے لشکر کو جاتے وقت یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی علاقہ میں مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سن لو تو پھر وہاں کے لوگوں میں سے کسی کو قتل نہ کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی دشمن کے لشکر پر شبخون نہیں مارا اور جب آپ کو میدان جنگ میں فتح ہوتی تو تین دن لڑائی کے بعد وہاں قیام فرمایا کرتے تھے۔

بہت سے خدا تھے مگر دعا پھر بھی قبول نہ ہوتی تھی

حضرت عمروؓ صحابی جب مسلمان ہو کر حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ کئی خداؤں کی پوجا کیا کرتے تھے اور ان سے ہم دعا کیا کرتے تھے۔ مگر پھر بھی ہماری دعائیں قبول نہ ہوتی تھیں۔ پھر خدا نے اپنے فضل سے آپ کو ہماری طرف بھیجا اور ہم کو ان سب بے برکت خداؤں سے نجات دی۔

یتیموں پر شفقت

احد کی لڑائی میں ایک صحابی شہید ہو گئے۔ ان کا یتیم بچہ آنحضرتؐ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ عقربہ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ آج سے تمہارا نام بشیر ہے۔ اے بشیر کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں تیرا باپ ہو جاؤں اور عائشہؓ تیری ماں ہو جائے۔

بچوں کی تادیب

ایک مسلمان لڑکا ایک دن آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے سامنے اس وقت کھانا رکھا تھا۔ آنحضرتؐ نے اسے پیار سے فرمایا کہ اے بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو۔ اور اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (باقی)

"شرح القصیدہ" (از مولینا شمس صاحب) پر تبصرہ

(از حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں جو قصیدہ عربی زبان میں تحریر فرمایا ہے وہ اپنی ذات میں بے نظیر ہے۔ اس کے متعلق خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو اس قصیدہ کو حفظ کرے گا اور ہمیشہ پڑھے گا۔ میں اس کے دل میں اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دوں گا اور اسے اپنا قرب عطا کروں گا۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا ہم پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے اس پاکیزہ قصیدہ کی نہایت ہی احسن طور پر شرح تحریر فرمائی ہے۔ جس کی بدولت ہمیں اس مبارک قصیدہ کو کما حقہ سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ یہ کتاب غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے بھی انشاء اللہ تعالےٰ بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ عشق تھا۔

اللہ تعالےٰ محترم شمس صاحب کو بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور اس کتاب کے ذریعے سے بہت سے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں ترقی کریں۔ آمین

خاکسار۔ عبد اللہ الہ دین

کتاب "الواح الہدیٰ"

(از حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم ۔ ربوہ)

"کتاب الواح الہدیٰ" مرتبہ قاضی اکمل صاحب نہایت ہی مفید اور بابرکت تصنیف ہے کسی زمانہ میں یہ قادیان میں ہائی سکول کے دینی کورس کا جزو رہ چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے تجربہ کی بناء پر اس کو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے نہایت ضروری خیال فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک ہمارے جتنے درسی ادارے ہیں خاص کر کے انگریزی سکول ان میں ہر طالب علم کو اسکو اپنے مطالعہ میں ضرور رکھنا چاہیئے۔ اصل میں یہ ان حدیثوں کا مجموعہ ہے جن کا تعلق ہر مسلمان کے اعمال کے ساتھ ہے۔ قاضی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے اس کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب اب نایاب تھی۔ اس لئے مہاشہ فضل حسین صاحب نے اس کو دوبارہ چھپوا کر ایک بہت بڑی دینی خدمت ادا کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر دو بزرگوں کو جزائے خیر دے اور ان کے کام میں برکت ڈالے۔

نوجوان طبقیں سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اس تعلیم کی روشنی میں ڈھالیں گے۔ اس سے نہ صرف ان کی اپنی زندگی سنورے گی بلکہ وہ عملی طور پر اس نیک سعی کے شکر گذار ہوں گے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی عملی زندگی اس کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد دین۔ ناظر تعلیم ۔ ربوہ

۳۱ اکتوبر آخری میعاد

تحریک جدید کا سال ۲۳ دفتر اول اور سال ۱۳ دفتر دوم مورخہ ۳۱ اکتوبر ۵۷ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا ہر جماعت پوری تن دہی سے اپنا چندہ تحریک جدید ۳۱ اکتوبر تک تحریک جدید کی مد میں داخل کرا دیں۔ اور ہر جماعت کوشش کرے کہ اس کی جماعت کا چندہ تحریک جدید دفتر اول و دوم سو فیصدی ادا ہو جائے۔ تا نئے سال کی تحریک پر بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

نماز کی اہمیت اور اس کی قبولیت کی علامات

(از مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

نماز کو اسلام کے بنیادی ارکان میں سے اہم ترین رکن قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار نماز قائم کرنے کا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے آیت حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ میں نہایت حکیمانہ انداز میں اللہ تعالیٰ نے نماز کی محافظت کا حکم صادر فرما کر اس پر مداومت اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اسی طرح سورہ روم کی آیت منیبین الیہ واتقوہ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ میں واضح فرما دیا ہے۔ کہ مسلم و مشرک کے مابین اگر کوئی چیز مابہ الامتیاز ہے۔ تو وہ نماز ہی ہے۔

پس نماز کی عظیم الشان اہمیت کے پیش نظر ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ نماز کا پابند ہو اور ان لوازمات سے جو نماز کی قبولیت کا باعث ہیں اچھی طرح واقف ہو اور اسی طرح وہ ان امور سے بھی آگاہ ہو۔ جو نماز کے عرش الٰہی تک پہنچنے کی راہ میں حائل ہیں۔ کیونکہ نماز کی احسن طریق سے ادائیگی جہاں انسان کو اولٰئک ہم خیر البریۃ کا مصداق بنا کر اعلیٰ علیین ایسے بلند مقام سے ہم کنار کر سکتی ہے۔ وہاں اس کی ادائیگی میں انسان غفلت یا کاہلی انگاری کے باعث اولٰئک ہم شر البریۃ کے زمرہ میں داخل ہو کر اسفل السافلین ایسے بدترین مقام پر بھی جا گرتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس نماز کو بھی بیان فرمایا ہے۔ جس کی ادائیگی سے مومن فلاح و نجات پاتے ہیں۔ اور اس "نماز" کا ذکر بھی کیا ہے جس کے ادا کرنے والے نماز کی حقیقت سے ناآشنا ہونے کے باعث جہنم کی وادی "ویل" میں جھونکے جاتے ہیں ؎

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور
—— (اقبال)

قرآن کریم کی سورہ مومنون میں اللہ تعالیٰ کی نماز کی حقیقت سے آگاہ مومنوں کے بارہ میں فرماتا ہے۔ قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون ۔۔۔۔۔۔ والذین ہم علی صلواتہم یحافظون اولٰئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون۔

یعنی وہ مومن کامیاب ہونگے۔ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں ۔۔۔۔۔۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں۔ جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی نماز یعنی وہ نماز جس کے ذریعہ انسان اپنے منتہائے مقصود یعنی مالک حقیقی کو پا لیتا ہے۔ کی علامات بیان فرمائی ہیں۔

پہلی علامت:- پہلی علامت یہ بیان فرمائی کہ ان مومنوں کی نمازیں قبول ہو گئیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو پا لیا۔ جو اپنی نمازوں کو عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں آنحضور صلعم نے نہایت حکیمانہ طریق سے نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کا گر بتایا ہے۔ ایک لمبی حدیث میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام انسان کی شکل میں متشکل ہو کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور علاوہ دیگر سوالات کے یہ بھی عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے۔ کہ حسن و خوبی کس بات کا نام ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ حسن و خوبی یہ ہے۔ کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرے۔ کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر تجھے یہ مقام حاصل نہیں ہو سکتا تو کم از کم تجھے یہ خیال تو ضرور ہونا چاہئے۔ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی تعمیل میں نماز ادا کرتے وقت اگر انسان کو پہلی حالت یا کم از کم دوسری حالت ہی میسر آ جائے تو وہ یقیناً "الذین ہم فی صلاتہم خاشعون" کے زمرہ میں شامل ہوگا انشاء اللہ

دوسری علامت:- حقیقی نماز ادا کرنے والوں کی دوسری علامت یہ بیان فرمائی۔ کہ وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یعنی وہ کبھی تارک نماز نہیں ہوتے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ...

متعمداً فقد کفر یعنی جس نے جان بوجھ کر ایک نماز بھی ترک کر دی وہ کافر ہو گیا۔ پس نمازوں کی حفاظت کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ وہ کبھی تارک نماز نہیں ہوتے۔ اور اسی طرح نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا ظاہری و باطنی پاکیزگی کا خیال رکھنا نمازوں کے اوقات کی پابندی کرنا کہ ہر نماز اپنے وقت کے اندر ادا ہو۔ اور اسی طرح نماز باجماعت کا التزام کرنا اور وضو کرنا درست طریق سے کرنا یہ سب امور حفاظت نماز میں شامل ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا (سورہ مریم) یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہم السلام وغیرہ کے بعد اُن کے بُرے جانشین پیدا ہوئے۔ جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا۔ اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی پس عنقریب وہ گمراہی کا نتیجہ پائیں گے۔ پس نماز کی حفاظت کے برعکس نماز کا ضائع کرنا ہے۔ جس کا ارتکاب کرنے سے یہ رانذہ درگاہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے۔ اور نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق بخشے یعنی حقیقی نماز کے بارہ میں جس کی ادائیگی سے انسان کو قرب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ مختصراً بیان کر دینے کے بعد اب اُس نماز کے بارہ میں بھی کچھ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو محض دکھاوے کے لئے ہوتی ہے۔ اور بالآخر انسان کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی نماز پڑھنے والوں کو منافقین قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے۔ ان المنافقین یخادعون اللہ وہو خادعہم واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا۔ (سورہ نساء) یعنی منافقین اللہ تعالیٰ کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ اور وہ انکو فریب کی سزا دینے والا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو سست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور دکھلاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی علامت یہ بتائی ہے۔ کہ وہ گو نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر سستی کے ساتھ یعنی کبھی ترک بھی کر دی کبھی بلا وجہ جمع بھی کر لی۔ کبھی وقت کے اندر نہ پڑھی یا ان نمازوں میں جو آرام یا کام کے اوقات میں آگئیں۔ ان کی ادائیگی میں سستی دکھائی۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ منافقوں پر عشاء اور صبح کی نمازیں بہت دوبھر ہیں۔ لیکن اگر وہ ان نمازوں کی فضیلت کو جان لیں۔ تو گھٹنوں کے بل بھی چل کر آنا پڑے تو نماز ادا کرنے آئیں۔

مقام پر رہی نماز ادا کرنے والوں کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون الذین ہم یراءون۔ (سورہ ماعون)

ترجمہ:- پس ہلاکت ہے۔ ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اُن آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے محض نام کی چونچیں مارنے والی نماز کے خطرناک انجام سے ڈرایا ہے۔ کیونکہ وہ نماز جس میں انسان کا دل حاضر نہ ہو۔ وہ نماز نہیں کہلا سکتی۔ حضور علیہ السلام نے ایسی نماز کے بارہ میں جس میں حضوری قلب نہ ہو۔ ارشاد فرمایا ہے کہ وہ نماز۔ نماز ہی نہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص مسجد میں آیا اور جلدی سے نماز ادا کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور السلام علیکم عرض کیا آنحضور صلعم نے فرمایا۔ لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص گیا۔ اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھی تھی۔ اور دوبارہ آنحضور صلعم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر السلام علیکم عرض کیا۔ آنحضور صلعم نے دوبارہ وہی ارشاد فرمایا کہ لوٹ جا اور نماز ادا کر کیونکہ تو نے نماز نہیں ادا کی۔ وہ شخص گیا اور پھر حسب معمول نماز ادا کی اور حاضر ہو کر السلام علیکم عرض کیا۔ اس پر آنحضور صلعم نے سہ بارہ ارشاد فرمایا لوٹ جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس بار اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ اب آپ ہی بتائیے۔ کہ میں کس طرح نماز ادا کروں کیونکہ میں تو اسی طرح پڑھنا جانتا ہوں اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ جب تم نماز کے ارکان ادا کرو تو انہیں اعتدال کے ساتھ ادا کرو یعنی جب رکوع میں جاؤ تو اچھی طرح رکوع کرو اور جب رکوع کے بعد قیام کرو تو اچھی طرح اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ اسی طرح دیگر ارکان میں بھی آہستگی اور وقار پایا جانا چاہیئے۔

پس جب انسان نماز کو اس مسنون طریق سے سنوار کر ادا کریگا تو یہی وہ نماز ہے۔ جس کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الصلوٰۃ معراج المومن۔

نماز کی قبولیت کے بارہ میں ایک اور اہم امر قابل ذکر یہ بھی ہے کہ

(باقی صفحہ ...)

ضروری اعلان

احباب نے اخبار الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء میں شائع شدہ فیصلہ مجلس شوریٰ ۱۹۵۷ء دربارہ اراکین مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کی شق ۹ کو ملاحظہ فرما لیا ہو گا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابیوں میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا انتخاب میں رائے دینے کا حقدار ہو گا بشرطیکہ وہ مبایعین میں ہو اسجگہ صحابہ اولین سے مراد وہ احمدی ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب میں فرمایا ہے"۔

لہٰذا اس اعزاز کے مستحق احباب بہت جلد اپنے مکمل پتہ سے نیز اپنے والد صاحب محترم کے اسم گرامی اور جس کتاب میں انکا ذکر ہے اس کے حوالہ سے بھی مطلع فرمائیں۔ تا کہ لسٹ مکمل کر کے کارروائی کی جاسکے اس کے متعلق رپورٹ بمعرفت امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت مقامی یا حلقہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء تک ارسال فرما دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع

پر

آنیوالے احباب کیلئے ضروری اعلان

جو دوست نمائندہ یا رکن انصار اللہ کے طور پر باہر سے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ ایک تھالی۔ ایک گلاس یا مگھ اور ایک جھاڑن یعنی چھوٹا دستر خوان ضرور لیتے آویں۔ قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اپنی جملہ خصوصیات اور روایات کے ساتھ ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں انصار اللہ سے خطاب کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی درخواست کی گئی ہے۔ اور حضور نے اسے منظور فرمایا ہے۔ انصار اللہ سے التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اپنے سالانہ اجتماع کو کامیاب بنائیں

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ بائیس تیئس دن سے بوجہ پیچش بیمار ہے۔ خون آتا ہے اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ اب کل سے معمولی سا افاقہ ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(رشید احمد انور متعلم ہائی سکول ربوہ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے۔ جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کہ ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہو گا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہو گا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہو گا (یعنے ایک ضلع کی امداد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہو گی)۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہو گا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہو گی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہو گا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "بمد پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ" ارسال فرمایا کریں۔

ہر ایک رقم واضح طور پر معہ پتہ متعلی بمد "پنج سالہ سکیم قرض حسنہ" بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ آنی چاہیے

(ناظر تعلیم ربوہ)

عہدہ داران مال کی خدمت میں ضروری گذارش

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتیں چندہ جات کا حساب مرکز کے منظور کردہ رجسٹروں یعنی روزنامچہ اور کھاتہ پر نہیں رکھتیں۔ حالانکہ جب تک آمد و خرچ کا حساب روزنامچہ پر نہ رکھا جائے۔ اس وقت تک حساب کی صحت کے بارہ میں تسلی نہیں ہو سکتی اسی طرح جب تک وصولیوں کا حساب انفرادی کھاتوں میں درج نہ کیا جائے۔ کوئی مقامی جماعت کسی فرد کے ذمہ بقایا کی صحیح تعیین نہیں کر سکتی۔

پس نہ صرف کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے ان ہر دو رجسٹروں کے اندراجات مکمل رکھنے ضروری ہیں۔ بلکہ ہر اس شخص کی ذاتی حفاظت کے لئے جس کے ہاتھ میں سلسلہ کا مال آتا ہے یہ امر لازمی اور لابدی ہے کہ سلسلہ کے منظور شدہ رجسٹروں پر باقاعدہ حساب رکھا جائے۔ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ روزنامچہ کا باقاعدہ معائنہ کیا کریں اور اپنی تسلی کر لیا کریں کہ ان کی جماعت کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے التماس ہے کہ وہ [illegible] اس امر کی تصدیق بھجوا دیں کہ

(۱) آمد و خرچ کا حساب مرکز کے منظور کردہ روزنامچہ پر رکھا جاتا ہے

(۲) انفرادی کھاتہ جات مکمل کئے جاتے ہیں اور

(۳) خود امیر یا پریذیڈنٹ صاحب ہر ماہ حساب کا معائنہ کر کے روزنامچہ پر اپنے دستخط ثبت کرتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

186

ہم نے ہمیشہ سیاسی استحکام قومی اتحاد اور جمہوری اصول پیش نظر رکھے

ری پبلکن لیڈر ڈاکٹر خان صاحب کا دعویٰ

لاہور ۱۲ اکتوبر ڈاکٹر خان صاحب نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے۔ کہ ری پبلکن پارٹی نے اپنے ہر اقدام کے سلسلہ میں سیاسی استحکام قومی اتحاد ویک جہتی اور جمہوری انداز فکر کے بقا کی مصلحتیں پیش نظر رکھیں۔ ری پبلکن لیڈر نے کہا "میں جانتا ہوں۔ کہ ان تین بلند اصولوں پر عمل پیرا ہو کر لبا اوقات پارٹی کو غرض مند حلقوں کی کڑی تنقید کا نشانہ بننا پڑا ہے

ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے "مجھے عوام کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ ہمارا ملک غیر معمولی حالات سے گزر رہا ہے۔ ہماری سیاسی زندگی میں ذاتی انتقام اور چھوٹے چھوٹے معاملات پر کامیابی حاصل کرنے کی خواہش کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ قومی مفاد کی مصلحتوں کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔ میں اور میرے رفقار بھی قومی استحکام کو خطرہ میں ڈال کر اس قسم کے ہتھکنڈے اختیار کر سکتے تھے۔ ہم اپنی طاقت اور دوسری متعلقہ صلاحیتوں کے پیش نظر دوسری جماعتوں سے کہیں زیادہ کامیابی کے ساتھ چھوٹے چھوٹے مسائل میں اپنی بات منوا کر سستی شہرت حاصل کر سکتے تھے جب سے ہماری پارٹی قائم ہوئی ہے۔ ہمیں قومی اسمبلی میں سب سے بڑے گروپ کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ ہم آئینی طور پر اپنے نمائندہ کو وزیراعظم بنانے پر اصرار کر سکتے تھے۔ لیکن ہم نے ایسا مطالبہ نہیں کیا۔ چنانچہ ہم نے مرکز میں زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے پیدا کرنے کے لئے اپنے بنیادی حق کو قربان کر دیا۔ اگر سابقہ دور حکومت میں ہماری قربانی سے مطلوبہ مقصد حاصل نہ ہو سکا تو اس میں ری پبلکن پارٹی کا کوئی قصور نہیں تھا۔ غالباً کیبنٹ میں ہمارے دوسرے رفقار (جو چھوٹے گروپوں کے نمائندے تھے) نے کچھ زیادہ جبار اور خود غرضی سے کام کیا۔

ڈاکٹر خان صاحب نے کہا ہے ہم چھوٹے چھوٹے مطالبات اور حقوق سے محض اس لئے دستبردار ہوئے کہ ملک میں عدم استحکام اور انتشار پیدا نہ ہونے پائے مجھے کامل توقع ہے۔ کہ اس بار ہماری قربانی رائیگاں نہیں جائے گی۔"

ایٹمی تجربوں کے خلاف سائنسدانوں کا انتباہ

نیویارک ۱۲ اکتوبر ممتاز امریکی سائنسدانوں پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی نے خبردار کیا ہے اگر ایٹمی تجربات کو محدود نہ کیا گیا تو سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ کمیٹی نے مشورہ دیا ہے۔ کہ ایٹمی تجربے کم سے کم اور انتہائی شدید سائنسی اور فوجی ضرورت کے تحت کئے جائیں۔

کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ اس وقت تک جو ایٹمی تجربے ہوئے ہیں۔ ان سے تابکاری کے اثرات بنی نوع انسان کے لئے قابل برداشت ہیں۔ لیکن اگر دوسری قوموں نے بھی ایٹمی تجربے شروع کر دیئے یا موجودہ تجربوں میں اضافہ کر دیا گیا۔ تو صورت حال بے حد سنگین ہو جائے گی۔

روسی راکٹ ڈھاکہ میں دیکھا گیا

ڈھاکہ ۱۲ اکتوبر خلا میں گردش کرنے والے روسی راکٹ کا خول ڈھاکہ میں کسی آلے کی مدد کے بغیر دیکھا گیا۔ مصنوعی سیارہ اسی خول میں رکھ کر فضا میں چھوڑا گیا تھا۔ اور مصنوعی سیارے کے ساتھ ساتھ یہ خول بھی گردش کر رہا ہے۔

ایک مقامی کالج کے پرنسپل نے (جنہوں نے راکٹ کے خول کو دیکھا ہے) بتایا کہ یہ راکٹ پہلی بار کل شام چھ بجکر سولہ منٹ سے چھ بج کر انیس منٹ تک نظر آیا۔ یہ جنوب مشرق سے شمال مشرق کی سمت میں ظاہر ہوا۔ اس کے بعد آج صبح چار بج کر انیس منٹ سے چار بج کر پچیس منٹ تک راکٹ پھر گردش کرتا نظر آیا اس بار یہ شمالی مشرق سے جنوب مشرق کی سمت میں ظاہر ہوا تھا۔

پرنسپل نے مزید بتایا کہ راکٹ کا خول جسامت میں زہرہ سیارے کے برابر تھا۔ اس کی چمک دوسرے درجے کی تھی۔ اور اس سے نیلگوں روشنی خارج ہو رہی تھی آج صبح چار بج کر سترہ منٹ پر راکٹ سے ریڈیائی سگنل بھی موصول ہوئے۔

دریں اثنا ماسکو ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ خلا میں گردش کرنے والا راکٹ اس ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک مار کرنے والے میزائل سے ملتا جلتا ہے۔ جس کا تجربہ حال ہی میں روس نے کیا تھا۔

درخواست دعا

میں لمبے عرصہ سے بیمار ہوں۔ احباب میری صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(ملک عطاء اللہ ملٹری پنشنر بیرون شاہ دولہ گیٹ گجرات)

تنازعہ کشمیر کے تصفیے کیلئے بلا تاخیر مؤثر قدم اٹھانیکا مطالبہ

حفاظتی کونسل کے ارکان سے ملک نون کی ملاقاتیں

نیویارک ۱۲ اکتوبر باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون حفاظتی کونسل کے بااثر ارکان پر زور دے رہے ہیں کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیے کے لئے اب مزید کسی تاخیر کے بغیر کوئی مؤثر قدم اٹھایا جائے۔ اس سلسلہ میں ملک نون نے گذشتہ ایک ہفتہ کے دوران کونسل کے تمام ارکان سے ملاقاتیں کی ہیں

ملک نون کا موقف بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حفاظتی کونسل میں یارنگ رپورٹ پر بحث ہو چکی ہے۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ کونسل ایک مؤثر قرارداد منظور کرے۔ جس میں اقوام متحدہ کی فوج کو کشمیر میں متعین کرنے کی گنجائش بھی موجود ہو تاکہ ریاست سے فوجوں کے انخلا اور رائے شماری کے انتظامات آسانی کے ساتھ ہو سکیں۔

دریں اثنا اقوام متحدہ میں بھارتی وفد بہ ابھی اس مسئلہ کو طول دینے کی کوشش میں لگا ہوا ہے اور اس کا موقف یہ ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی فوج کشمیر میں متعین کرنے کے متعلق کونسل میں کوئی قرارداد منظور کی گئی تو روس اسے ویٹو کر دے گا۔

توقع ہے کہ ملک نون حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر اگلی بحث تک نیویارک میں قیام کریں گے۔ دریں اثنا آپ جنرل اسمبلی میں بھی پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے۔

مسٹر چندریگر کا عزم لاہور

لاہور ۱۲ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم مسٹر آئی آئی چندریگر اس مہینے کے اواخر یا شروع نومبر میں لاہور آئیں گے۔ یہاں وہ یونٹ کے منصوبہ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں صوبائی حکام سے بعض انتظامی اصلاحات پر گفتگو کریں گے۔

چالیس ہزار کا سونا پکڑا گیا

کراچی ۱۲ اکتوبر کسٹم کے حکام نے کل کراچی کے ہوائی اڈہ پر چالیس ہزار روپے کا سونا پکڑا۔ کراچی سے ڈھاکہ جانے والے ایک مسافر نے یہ سونا دو سوٹ کیسوں میں چھپا رکھا تھا۔

شام سے مصر کے بحری جہازوں کی واپسی

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ مصر کے جو تین بحری جہاز مصری دستوں کو شام لے کر گئے تھے۔ وہ کل دمشق سے سکندریہ واپس پہنچ گئے۔

بیروت ۱۲ اکتوبر شاہ سعود لبنان میں دس روزہ قیام کرنے کے بعد کل سعودی عرب واپس پہنچ گئے۔ اب شام [illegible] کے جواب میں صدر شمعون کا شکریہ [illegible]

ملک نون نے حلف اٹھا لیا

نیویارک ۱۲ اکتوبر ملک فیروز خاں نون نے کل نیویارک میں پاکستان کے وزیر خارجہ کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ حلف اٹھانے کی رسم اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر جی احمد نے ادا کی۔ یاد رہے کہ نئی مرکزی حکومت میں ملک نون کو شامل کیا گیا ہے اور انہیں وزارت خارجہ کا محکمہ تفویض کیا گیا ہے۔

روس پر رچرڈ کیسی کا الزام

سنگاپور ۱۲ اکتوبر آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ کیسی نے کل سنگاپور پہنچ کر سوویٹ روس پر یہ الزام عاید کیا کہ وہ شام کو اسلحہ مہیا کر کے خطرناک حالات پیدا کر رہا ہے۔

مسٹر کیسی کولمبو منصوبہ کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے نیویارک سے سنگاپور آئے ہیں۔ آپ نے کہا روس اپنے نشری اعلانات میں عراق۔ ایران سعودی عرب۔ لبنان اور اردن کے عوام کو یہ تلقین کر رہا ہے۔ کہ وہ اپنی حکومتوں کا تختہ الٹ دیں۔

چوہدری محمد علی کا عزم لاہور

کراچی ۱۲ اکتوبر سابق وزیراعظم چوہدری محمد علی ۲۳ اکتوبر کو خیبر میل سے لاہور روانہ ہوں گے۔ اور ۲۴ اکتوبر کو لاہور پہنچ جائیں گے۔

خاکساروں کی پریڈ اور کیمپ پر پابندی

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے کل دفعہ ۱۴۴ کے تحت علامہ مشرقی کے رضاکاروں پر دو ماہ کے لئے مختلف پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔

ان پابندیوں کے تحت یہ رضاکار ضلع لاہور کی حدود میں نہ تو پریڈ کر سکتے ہیں نہ جلوس نکال سکتے ہیں۔ انہیں کیمپ لگانے اور مصنوعی جنگ کرنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے

مغربی پاکستان کی وزارت میں مسلم لیگ کی نمائندگی کا مسئلہ

کراچی ۲۲ر اکتوبر مغربی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے قائد سردار بہادر خاں کراچی پہنچے۔ جہاں انہوں نے صدر پاکستان مسلم لیگ سردار عبدالرب نشتر وزیر اعظم مسٹر چندریگر اور دوسرے مسلم لیگی زعماء سے مرکز میں نئی وزارت کے قیام کے پیش نظر مغربی پاکستان کی صورت حال پر گفتگو کی۔

سردار بہادر خاں کو مسلم لیگ ہائی کمان نے بات چیت کے لئے کراچی بلایا تھا۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ مسلم لیگ کے رہنما اس مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ کہ آیا مرکز میں مخلوط حکومت قائم ہونے کے بعد مغربی پاکستان میں بھی مسلم لیگ اور ری پبلیکن پارٹی کی مخلوط حکومت قائم کرنا مناسب ہو گا یا نہیں۔

کراچی میں یہ افواہیں بھی گرم ہیں۔ کہ سردار بہادر خاں کو مسٹر اختر حسین کی جگہ غالباً مغربی پاکستان کا گورنر مقرر کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں مسلم لیگ اور ری پبلیکن پارٹی کی مخلوط حکومت کے قیام کی صورت میں مسلم لیگ کی خواہش یہ ہو گی کہ اس کے کسی نمائندہ کو مغربی پاکستان کا گورنر بنا دیا جائے۔ ایک مسلم لیگی گورنر کی موجودگی میں مسلم لیگ کو صوبہ کے ری پبلیکن وزیر اعلیٰ پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ علاوہ ازیں صوبائی اسمبلی میں دوسری بڑی جماعت ہونے کی حیثیت سے مسلم لیگ صوبائی مخلوط وزارت میں اپنے کم از کم پانچ نمائندوں کے شمول کا مطالبہ کرے گی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر مغربی پاکستان میں بھی مسلم لیگ اور ری پبلیکن پارٹی نے مخلوط وزارت قائم کرنے کا فیصلہ کیا تو ایسی وزارت قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے موقعہ پر ہی قائم ہو گی قومی اسمبلی کا یہ خاص اجلاس دس نومبر کے لگ بھگ بلایا جائے گا۔ اس اجلاس میں طریق انتخاب کے مسئلہ پر غور کرنا مقصود ہے۔

کے کمانڈر انچیف ائر وائس مارشل اصغر اور بعض دوسرے اعلیٰ افسر بھی صدر کے ہمراہ ہیں

صدر مرزا کا دورۂ یورپ

کراچی ۲۲ر اکتوبر صدر سکندر مرزا ۲۵ر اکتوبر کو ایک ماہ کے لئے یورپی ملکوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ تہران اور استنبول کے راستے جائیں گے۔ استنبول میں وہ صدر جلال بایار اور وزیر اعظم عدنان مندریز سے ملاقات کریں گے۔ وہ استنبول سے ۲۸ر اکتوبر کو لندن پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ نجی طور پر سات نومبر تک ٹھہریں گے۔ لندن سے وہ سرکاری دورہ پر پیرس اور اس کے بعد گیارہ نومبر کو (پرتگال) جائیں گے وہ پرتگال سے پندرہ نومبر کو سپین پہنچیں گے۔ اور وہاں ایک ہفتہ ٹھہرنے کے بعد ۲۴ر نومبر کو کراچی واپس پہنچ جائیں گے بیگم ناہید مرزا کے علاوہ پاکستانی فضائیہ

نماز کی اہمیت بقیہ صٓ۵

لفظ صلوٰۃ کے معنی ہی دعا کے ہیں۔ پس دعا نماز کا لازمی جز ہے۔ جس کے بغیر نماز نامکمل رہتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ دعا سے ہی انسان کے دل میں خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ انسان اس مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی نماز کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ اس کی توفیق کے بغیر انسان نماز صحیح معنوں میں ادا کر ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے سورہ فاتحہ میں جب نمازی یہ الفاظ کہتا ہے۔ کہ ایاک نعبد کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو پھر آگے وہ کہتا ہے۔ وایاک نستعین۔ یعنی ہم عبادت بھی تو تیری استعانت کے بغیر نہیں کر سکتے۔

امدادی سوسائٹیوں پر پابندی عائد کر دی گئی

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے ایک آرڈی ننس کے ذریعہ تمام ملک میں امدادی سوسائٹیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عاید کر دی ہے۔ آرڈی ننس فوری طور پر نافذ ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ان سوسائٹیوں کا طریق کار بنیادی طور پر غلط ہے۔ اور ان کے ارکان کو نقصان کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اعلان میں کہا گیا ہے حکومت کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ ملک کے دونوں حصوں میں کمپنیز ایکٹ مجریہ ۱۹۱۵ء کے تحت ایسی متعدد کمپنیاں رجسٹر ہوئی ہیں جو خود کو امدادی سوسائٹیاں ظاہر کرتی ہیں۔ یہ کمپنیاں عوام کو فوری طور پر اور زیادہ منافع کا لالچ دیکر ایسے کاروبار میں مصروف ہیں جو عملاً لاٹری کی نوعیت کا ہے۔

اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ یہ کمپنیاں جن سکیموں کے تحت کام کر رہی ہیں وہ بنیادی طور پر غلط ہیں اور چونکہ ان انجمنوں کے انتظامی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے ایک نہ ایک دن ان کا دیوالیہ ہو جانا لازمی امر ہے۔ اس طرح ان کمپنیوں کے ارکان کو نقصان پہنچتا ہے۔ جو زیادہ تر محدود وسائل اور آمدنی والے افراد ہوتے ہیں۔ اس لئے حکومت پاکستان نے ضروری سمجھا کہ وہ ان نام نہاد امدادی سوسائٹیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے لئے آرڈی ننس نافذ کرے۔

تاج محل کی حالت ابتر ہے

نئی دہلی ۲۲ر اکتوبر۔ بھارت کے پارلیمانی وفد نے تاج محل کا معائنہ کرنے کے بعد اس عجوبۂ روزگار یادگار کی ابتر حالت پر تشویش ظاہر کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی دیکھ بھال اور مرمت کی طرف فوری توجہ دے اور اس کی تمام خرابیاں بلا تاخیر دور کرنے کا انتظام کرے۔

لا کمیشن کا پہلا اجلاس

کراچی ۲۲ر اکتوبر صدر کے مقرر کردہ لا کمیشن کا پہلا اجلاس ہفتہ ۲۶ر اکتوبر کو کمیشن کے چیئرمین مسٹر جسٹس محمد شریف کی زیر صدارت منعقد ہو گا۔ یہ کمیشن موجودہ قوانین کو اسلامی قوانین کے قالب میں ڈھالنے کے لئے سفارشات پیش کرے گا۔ کمیشن کی رپورٹ موصول ہونے پر قومی اسمبلی چھ مہینوں کے اندر اس پر غور کرے گی۔

مصر سے ترکیہ کا احتجاج

قاہرہ ۲۲ر اکتوبر مصری اخبارات اور قاہرہ ریڈیو نے ان دنوں ترکیہ کے خلاف الزام تراشی کی جو زبردست مہم شروع کر رکھی ہے۔ حکومت ترکیہ نے اس کے خلاف مصر سے شدید احتجاج کیا ہے اس سلسلے میں ایک مراسلہ ترکی ناظم الامور متعینہ قاہرہ نے مصری وزارت خارجہ کے حوالے کیا۔

یتیم خانوں کی حالت کا جائزہ

لاہور ۲۲ر اکتوبر مغربی پاکستان کونسل برائے معاشرتی بہبود نے یتیم خانوں کی حالت کا جائزہ لینے کا کام اپنے ذمہ لیا ہے تاکہ وہ ان کی ترقی اور ان کے متعلق موزوں قانون نافذ کرنے کے بارے میں حکومت کو مشورہ دے سکے۔ اس سلسلے میں رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے تمام ڈپٹی کمشنروں۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشنوں اور دیگر متعلقہ اشخاص کو ایک سوالنامہ بھیجا گیا ہے۔

رنگوں کی درآمد پر پابندی ختم

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ صوبائی حکومت نے رنگوں کی درآمد کے بارے میں صنعتی عارفین پر جو پابندی عائد کی تھی اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ تاہم سوڈا کاسٹک پر عائد شدہ پابندی بدستور رہے گی

کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ قومی اسمبلی میں آزاد پارلیمانی گروپ کے لیڈر چوہدری محمد علی نے وزیر اعظم مسٹر چندریگر سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔